فضائل اعمال سے انتخاب

''نماز کی اہمیت''

شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریاؒ

www.nazmay.com

اس زمانہ میں دین کی طرف سے جتنی بے توجہی اور بے التفاتی کی جارہی ہے وہ محتاج بیان نہیں حتی کے اہم ترین عبادت نماز جو بلا تفاق سب کے نزدیک ایمان کے بعد تمام فرائض پر مقدم ہے اور قیامت میں سب سے اول اسی کا سوال ہوگا اس سے بھی نہایت غفلت اور لا پرواہی کی جاتی ہے۔نماز کے بارے میں تین قسم کے حضرات عام طور سے پائے جاتے ہیں۔ایک جماعت وہ ہے جو سرے سے نماز ہی کی پرواہ نہیں کرتی،دوسرا گروہ وہ ہے جو نماز تو پڑھتا ہے مگر جماعت کا اہتمام نہیں کرتا تیسرے وہ لوگ جو جماعت سے نماز بھی پڑھتے ہیں اور لا پرواہی بھی کرتے ہیں اور بری طرح سے نماز پڑھتے ہیں اس سیکشن میں ہم نے نماز کے متعلق چند احادیث عوام کی معلومات کے لئے لکھی ہیں اللہ سے امید ہے کہ اللہ اپنے رحم وکرم سے ہمیں اس پر عمل کرنے والا اور اسے دوسروں تک پہنچانے والا بنادے۔آمین

نماز کے بارے میں درج ذیل احادیث ملاحظہ کریں

حدیث نمبر۱) ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے''

حدیث نمبر۲) ''نماز گناہوں سے معافی کا ذریعہ''

حدیث نمبر۳) ''پانچوں نمازوں کی مثال''

حدیث نمبر۴) ''ہر پریشانی کا حل نماز''

حدیث نمبر۵) ''نماز کے لئے فرشتے کی پکار''

حدیث نمبر۶) ''پانچ نمازوں کا اہتمام اور جنت''

حدیث نمبر۷) ''دو رکعت نماز نفل کی اہمیت''

حدیث نمبر۸) ''نماز نہ پڑھنا کافرانہ عمل''

حدیث نمبر۹) ''حضور ﷺ کی سات نصیحتیں''

حدیث نمبر۱۰) ''تمام جہاں کی نعمتیں چھن جانا''

حدیث نمبر۱۱) ''دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنے کا گناہ''

حدیث نمبر۱۲) ''نماز قضا کرکے پڑھنے کا گناہ''

حدیث نمبر۱۳) ''دین بغیر نماز کے نہیں''

(حدیث نمبر۱)

' اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے '

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرت ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے سب سے اول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ﷺ ہیں اسکے بعد نماز کا قائم کرنا زکوۃ ادا کرنا حج کرنا رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

تشریح:

یہ پانچوں چیزیں ایمان کے بڑے اصول اور اہم ارکان ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس پاک حدیث میں بطور مثال کے اسلام کو ایک خیمہ کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو پانچ ستونوں پر قائم ہوتا ہے پس کلمہ شہادت خیمہ کی درمیانی لکڑی کی طرح ہے اور بقیہ چاروں ارکان بمنزلہ ان چار ستونوں کے ہیں جو چاروں کونوں پر ہوں اگر درمیانی لکڑی نہ ہو تو خیمہ کھڑا ہی نہیں ہوسکتا اور اگر یہ لکڑی موجود ہو اور چاروں طرف کے کونوں میں کوئی سی لکڑی نہ ہو تو خیمہ قائم تو ہو جائے گا لیکن جونسے کونے کی لکڑی نہ ہوگی وہ جانب ناقص اور گری ہوئی ہوگی۔ اس پاک ارشاد ہے بعد اب ہم لوگ خود ہی اپنی حالت پر غور کر سکتے ہیں۔

(حدیث نمبر۲)

' نماز گناہوں سے معافی کا ذریعہ '

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں پر سے گر رہے تھے آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی اسکے پتے اور بھی گرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر مسلمان بندہ جب اخلاص سے اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے درخت سے گر رہے ہیں

تشریح:

سردی کے موسم میں درختوں کے پتے ایسی کثرت سے گرتے ہیں کہ بعض درختوں پر ایک بھی پتہ نہیں رہتا نبی کریم ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ اخلاص سے نماز پڑھنے کا بھی یہی اثر ہے کہ اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ایک بھی نہیں رہتا مگر ایک بات قابل لحاظ ہے۔ علما کی تحقیق آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی وجہ سے یہ ہے کہ نماز سے صرف گناہ صغیرہ معاف ہوتے ہیں، کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اس لئے نماز کے ساتھ ساتھ توبہ و استغفار کا اہتمام بھی کرنا چاہیے

(حدیث نمبر ۳)

پانچوں نمازوں کی مثال

حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا ہو کیا اسکے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ جل شانہ انکی وجہ سے گناہوں کو زائل فرما دیتے ہیں

حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے کہ کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس کا پانی جاری ہو اور بہت گہرا ہو اس میں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرے

تشریح:

جاری پانی گندگی وغیرہ سے پاک ہوتا ہے اور پانی جتنا بھی گہرا ہوگا اتنا ہی صاف اور شفاف ہوگا اسی لئے حدیث میں اس کا جاری ہونا اور گہرا ہونا فرمایا گیا ہے اور جتنے صاف پانی سے آدمی غسل کرے گا اتنی ہی صفائی بدن پر آئے گی اسی طرح اگر نمازوں میں آداب کی رعایت رکھتے ہوئے پڑھی جائیں تو گناہوں سے صفائی حاصل ہوگی۔

(حدیث نمبر ۴)

’ ہر پریشانی کا حل نماز ‘

حضرت حذیفہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب کوئی سخت کام پیش آتا تھا تو نماز کی طرف فوراً متوجہ ہوتے تھے۔

تشریح:

نماز اللہ کی بڑی رحمت ہے اس لئے ہر پریشانی کے وقت میں ادھر متوجہ ہو جانا گویا اللہ کی رحمت کی طرف متوجہ ہو جانا ہے اور جب رحمت الٰہی مساعد و مددگار ہو تو پھر کیا مجال ہے کسی پریشانی کی کہ باقی رہے۔ حضرت ابو درداؓ فرماتے ہیں جب آندھی چلتی تو حضور اقدس ﷺ فوراً مسجد تشریف لے جاتے تھے اور جب تک آندھی بند نہ ہوتی مسجد سے نہ نکلتے تھے۔ اسی طرح جب سورج یا چاند گرہن ہو جاتا تو حضور ﷺ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔

(حدیث نمبر ۵)

' نماز کے لئے فرشتے کی پکار '

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے آدم کی اولاد اٹھو اور جہنم کی اس آگ کو جسے تم نے (گناہوں کی بدولت) اپنے اوپر جلانا شروع کر دیا ہے بجھاو چنانچہ (دیندار لوگ) اٹھتے ہیں وضو کرتے ہیں ظہر کی نماز پڑھتے ہیں جسکی وجہ سے انکے گناہوں کی (صبح سے ظہر تک) مغفرت کر دی جاتی ہے اسی طرح پھر عصر کے وقت پھر مغرب کے وقت پھر عشاء کے وقت (غرض ہر نماز کے وقت یہی صورت ہوتی ہے) عشاء کے بعد لوگ سونے میں مشغول ہو جاتے ہیں اس کے بعد اندھیری میں بعض لوگ برائیوں (زنا کاری، بدکاری چوری وغیرہ) کی طرف چل دیتے ہیں اور بعض لوگ بھلائیوں (نماز وظیفہ ذکر و غیرہ) کی طرف چلنے لگتے ہیں۔

تشریح:

حدیث کی کتابوں میں بہت کثرت سے یہ مضمون آیا ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے لطف سے نماز کی بدولت گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور نماز میں چونکہ استغفار خود موجود ہے لہذا اگر دل میں ندامت موجود ہو تو اللہ سے امید ہے کہ صغیرہ وہ کبیرہ تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (ورنہ عام اصول کے تحت بغیر توبہ کے کبیرہ گناہ معاف نہیں ہوتے)

(حدیث نمبر ۶)

' پانچ نمازوں کا اہتمام اور جنت '

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق تعالی شانہ نے یہ فرمایا کہ میں نے تمھاری امت پر پانچ نمازیں اور اسکا میں نے اپنے لئے عہد کر لیا ہے کہ جو شخص ان پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے گا اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کرونگا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اسکی کوئی ذمہ داری نہیں۔

تشریح:

ایک دوسری حدیث میں یہ مضمون مزید وضاحت کے ساتھ آیا ہے کہ حق تعالی شانہ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جو شخص بھی ان میں لا پرواہی سے کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے اچھی طرح وضو کرے اور وقت پر ادا کرے خشوع وخضوع سے پڑھے حق تعالی شانہ کا عہد ہے کہ اس کو جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے اور جو شخص ایسا نہ کرے اللہ تعالی کا کوئی عہد اس سے نہیں چاہے اسکی مغفرت فرمائیں چاہے عذاب

دیں کتنی بڑی فضیلت ہے نماز کی کہ اس کہ اہتمام سے اللہ کے عہد میں اور ذمہ داری میں آدمی داخل ہو جاتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی معمولی سا حاکم یا دولت مند کسی شخص کو اطمینان دلا دے یا کسی مطالبہ کا ذمہ دار ہو جائے یا کسی قسم کی ضمانت کر لے تو وہ کتنا مطمئن اور خوش ہو جاتا ہے اور اس حاکم کا کس قدر احسان منداور گرویدہ بن جاتا ہے۔ یہاں ایک معمولی عبادت پر جس میں کچھ مشقت بھی نہیں مالک الملک دو جہاں کا بادشاہ عہد کرتا ہے پھر بھی لوگ اس چیز سے غفلت اور لاپروائی کرتے ہیں۔ اسمیں کسی کا کیا نقصان ہے اپنی ہی کم نصیبی اور اپنا ہی ضرر ہے۔

(حدیث نمبر ۷)

دو رکعت نماز نفل کی اہمیت

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ لڑائی میں جب خیبر فتح کر چکے تو لوگوں نے اپنے مال غنیمت کو نکالا جس میں متفرق سامان تھا اور قیدی تھے اور خرید و فروخت شروع ہوگئی (کہ ہر شخص اپنی ضروریات خریدنے لگا اور دوسری زائد چیزیں فروخت کرنے لگا) اتنے میں ایک صحابیؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے آج کی اس تجارت میں اس قدر نفع ہوا کہ ساری جماعت میں کسی کو بھی اتنا نفع نہیں مل سکا۔ حضور ﷺ نے تعجب سے پوچھا کہ کتنا کمایا انہوں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ میں سامان خریدتا رہا اور بیچتا رہا جس میں تین سو اوقیہ چاندی نفع میں بچی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہارے لئے بہترین نفع کی چیز بتاوں انہوں نے عرض کیا حضور ضرور بتائیں ارشاد فرمایا کہ فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل۔

تشریح:

ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور جس کے مقابلہ میں دو جہاں کے بادشاہ کا ارشاد ہے کہ یہ کیا نفع ہے ہوا۔ حقیقی نفع وہ ہے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہنے والا اور کبھی نہ ختم ہونے والا ہے اگر حقیقت میں ہم لوگوں کے ایمان ایسے ہی ہو جائیں اور دو رکعت نماز کے مقابلہ میں تین سو اوقیہ کی اہمیت نہ ہو تو پھر واقعی زندگی کا لطف ہے اور حق یہ ہے کہ نماز ہی ایسی دولت ہے اسی وجہ سے حضور اقدس ﷺ نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں بتلائی ہے اور وصال کے وقت آخری وصیت جو فرمائی ہے اس میں نماز کے اہتمام کا حکم فرمایا۔

(حدیث نمبر ۸)

’’نماز نہ پڑھنا کافرانہ عمل‘‘

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملا دیتا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ بندہ اور کفر کو ملانے والی چیز صرف نماز چھوڑنا ہے ایک جگہ ارشاد ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے

تشریح:

اس قسم کا مضمون اور بھی کئی حدیثوں میں آیا ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ ابر کے دن نماز جلدی پڑھا کرو کیونکہ نماز چھوڑنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ ابر کی وجہ سے وقت کا پتہ نہ چلے اور نماز قضا ہو جائے اسکو بھی نماز کا چھوڑنا ارشاد فرمایا۔ کتنی سختی بات ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے چھوڑنے والے پر کفر کا فتوی لگاتے ہیں۔ گو علما نے اس حدیث کو انکار کے ساتھ مقید فرمایا ہے (یعنی سرے سے نماز کا انکار کرنے والا کافر ہے) مگر حضور ﷺ کے ارشاد کی فکر اتنی سخت چیز ہے کہ جس کے دل میں ذرا بھی حضور ﷺ کی وقعت اور حضور ﷺ کے ارشاد کی اہمیت ہوگی اس کے لئے یہ ارشادات نہایت سخت ہیں اس کے علاوہ بڑے بڑے صحابہؓ جیسا کہ حضرت عمرؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ وغیرہ حضرات کا یہی مذہب ہے کہ بلا عذر جان کر نماز چھوڑنے والا کافر ہے۔

(حدیث نمبر ۹)

حضور ﷺ کی سات نصیحتیں

حضرت عبادہؓ کہتے ہیں کے مجھے میرے محبوب ﷺ نے سات نصیحتیں کی ہیں جن میں سے چار یہ ہیں اول یہ کہ اللہ کا شریک کسی کو نہ بناو چاہے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں یا تم جلا دئے جاو یا تم سولی پر چڑھا دئے جاو دوسری یہ کہ جان کر نماز نہ چھوڑنا جو جان کر نماز چھوڑتا ہے وہ مذہب سے نکل جاتا ہے تیسری یہ کے اللہ تعالی کی نافرمانی نہ کرو کہ اس سے حق تعالی ناراض ہو جاتے ہیں چوتھی یہ کے شراب نہ پیو کہ وہ ساری خطاوں کی جڑ ہے۔

(حدیث نمبر ۱۰)

' تمام جہاں کی نعمتیں چھن جانا '

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔

تشریح:

نماز کا ضائع کرنا اکثر بال بچوں کی وجہ سے ہوتا ہے کہ انکی خیر خبر میں مشغول رہے یا مال و دولت کمانے کے لالچ میں ضائع کی جاتی ہے حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق نماز ضائع کرنا انجام کے اعتبار کے ایسا ہی ہے گویا بال بچے اور مال و دولت سب ہی چھین لیا گیا ہے اور اکیلا کھڑا رہ گیا یعنی جتنا خسارہ اور نقصان اس حالت میں ہے اتنا ہی نماز کے چھوڑنے میں ہے یا جسقدر رنج اور صدمہ اس حالت میں ہوا تنا ہی نماز کے چھوڑنے میں ہونا چاہئے۔

(حدیث نمبر ۱۱)

’دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنے کا گناہ ‘

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو نمازوں کو بلا کسی عذر (وجہ) کے ایک وقت میں پڑھے گا وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا۔

تشریح:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین چیز میں تاخیر نہ کر ایک نماز جب اسکا وقت ہو جائے۔ دوسری جنازہ جب تیار ہو جائے تیسری بے نکاحی عورت جب اسکے جوڑ کا خاوند مل جائے (یعنی فوراً نکاح کر دینا) بہت سے لوگ جو اپنے کو دیندار بھی سمجھتے ہیں گویا نماز کے پابند بھی سمجھے جاتیں ہیں۔ وہ کئی کئی نمازیں معمولی بہانہ سے، سفر کا ہو، دوکان کا ہو، ملازمت کا ہو، گھر آ کر اکھٹی ہی پڑھ لیتے ہیں۔ یہ گناہ کبیرہ ہے کہ بلا کسی عذر بیماری وغیرہ کے نماز کو اپنے وقت پر نہ پڑھا جائے گو بلکل نماز نہ پڑھنے کے برابر گناہ نہ ہو لیکن بے وقت پڑھنے کا بھی سخت گناہ ہے اسی سے خلاصی نہ ہوئی۔

(حدیث نمبر ۱۲)

’ نماز قضا کر کے پڑھنے کا گناہ ‘

حضور ﷺ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز کو قضا کر دے گو وہ بعد میں پڑھ بھی لے پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا اور حقب کی مقدار اسی برس کی ہوتی ہے اور ایک برس تین سو ساٹھ دن کا اور قیامت کا ایک دن ایک ہزار برس کے برابر ہوگا (اس حساب سے ایک حقب کی مقدار دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس ہوئی)

تشریح:

حقب کے معنی لغت میں بہت زمانہ کے ہیں اکثر حدیثوں میں اسکی مقدار یہی آئی ہے جو اوپر گذری ہے یعنی اسی سال۔ اس حدیث کو پڑھنے کے بعد ہم بخوبی اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہماری کتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں اور اسکی کتنی سزا بھگتنی پڑے گی اگر چہ اللہ مہربان ہے چاہے تو اپنی رحمت سے معاف کر دے مگر یہ سوچ کر کہ اللہ مہربان ہے نمازیں قضا کرنا بڑی نادانی اور بے وقوفی ہے۔

(حدیث نمبر۱۳)

’ دین بغیر نماز کے نہیں ‘

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اسلام میں کوئی بھی حصہ نہیں اس شخص کا جو نماز نہ پڑھتا ہو اور بے وضو کی نماز نہیں ہوتی دوسری حدیث میں ہے کہ دین بغیر نماز کے نہیں ہے نماز دین کے لئے ایسی ہے جیسا آدمی کے بدن کے لئے سر ہوتا ہے

تشریح:

جو لوگ نماز نہ پڑھ کر اپنے کو مسلمان کہتے ہیں یا حمیت اسلامی کے لمبے چوڑے دعوے کرتے ہیں وہ حضور اقدس ﷺ کے ان ارشادات پر ذرا غور کریں اور جن اسلاف کی کامیابیوں تک پہنچنے کے خواب دیکھتے ہیں ان کے حالات کی بھی تحقیق کریں کہ وہ دین کو کس مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے۔ پھر دنیا ان کے قدم کیوں نہ چومتی۔ اور ہم کیا کر رہے ہیں